السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا طلاق کے بعد عورت اپنے خاوند کی وارث ہے یا نہیں، دو شادیوں کی صورت میں باپ کا رویہ اولاد کے ساتھ کیسا ہو۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق والی عورت کی تین حالتیں ہیں :

1 یا تو اسے رجعی طلاق ہو گی مثلاً پہلی یا دوسری طلاق والی عورت

اگر بیوی کی عدت میں خاوند فوت ہو جائے تو علماء کا اجماع ہے کہ وہ اپنے خاوند کی وارث بنے گی، اس لیے کہ طلاق رجعی والی عورت اس وقت تک بیوی ہے جب تک وہ عدت میں ہے، اور جب اس کی عدت تین ماہ گزر جائے تو وہ وارث نہیں ہوگی، کیونکہ طلاق دینے والے خاوند سے عدت گزرنے کے بعد وہ اجنبی عورت بن گئی ہے

2 طلاق بائن ہو، مثلاً تیسری طلاق والی عورت : اور طلاق خاوند کی صحت کی حالت میں ہو

اگر اس کا خاوند فوت ہو گیا تو علماء کے اجماع کے مطابق وہ وارث نہیں بنے گی، کیونکہ اس کا اپنے طلاق دینے والے خاوند سے تعلق ختم ہو چکا ہے

3-طلاق بائن ہو مثلاً تیسری طلاق والی عورت : اور یہ طلاق خاوند کی مرض الموت میں ہو اور خاوند پر تہمت ہو کہ اس نے طلاق اس لیے دی تاکہ وہ اسے وراثت سے محروم کر سکے تو اس حالت میں بیوی کے وارث ہونے میں علماء کرام اختلاف کرتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کہ وہ وارث نہیں بنے گی

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وہ جب تک عدت میں ہے وارث ہو گی

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کرتی اس وقت تک وارث بنے گی، تاکہ خاوند کے مقصد کے خلاف معاملہ کیا جائے (المغنی (9/194-196)

باقی رہا مسئلہ اولاد کا تو اولاد کے درمیان انصاف کرنا ضروری اور واجب ہے۔ طلاق کے بعد اولاد جس کے پاس بھی موجود ہو، وہ والد اور والدہ دونوں کے وارث ہوتی ہے۔ انہیں ماں اور باپ دونوں کی وراثت سے حصہ ملے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی